رسالہ نمبر: 91

خزانے کے انبار



شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خزانے کے اَنبار[1]

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ بیان (39 صَفحات) مکمّل پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپکو فکرِ آخِرت کی دولت اور دُنیا سے بے رَغبتی کی نِعمت مُیَسَّر آئے گی۔

100 حاجتیں پوری ہوں گی

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللہ تَعَالٰی اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخِرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللہ تَعَالٰی ایک فِرِشتہ مقرَّر فرمادے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بلا شبہ میرا عِلْم میرے وِصال کے بعد وَیسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔'' (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دریا میں گھوڑے دوڑادیئے

امیرُ الْمُؤمِنِین، غَیظُ الْمُنافِقِین، امامُ الْعادِلِین، مُتَمِّمُ الْاَربَعِین، خلیفۃُ

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر سنّتوں بھرے اِجتماع (شبِ براءت ۱۴۳۱ھ/ 27-7-10) میں فرمایا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّى اللّٰه تعالٰی علیه واٰلهٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

الْمُسلمین حضرتِ سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خلافت میں حضرتِ سیِّدُنا **سَعد بن ابی وقّاص** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سِپہ سالاری میں ''**جنگِ قادِسیہ**'' میں لشکرِ اسلام نے شاندار کامیابی حاصل کی، اِس جنگ میں **30 ہزار مجوسی** یعنی آتَش پَرَست موت کے گھاٹ اُترے جب کہ **8 ہزار مسلمانوں** نے جامِ شہادت نوش کیا۔ ''قادِسیہ'' کی عظیمُ الشّان فتح کے بعد حضرتِ سیِّدُنا **سَعد بن ابی وقّاص** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **بابِل** تک آتَش پرستوں کا تعاقُب کیا اورآس پاس کے سارے علاقے فتح کر لئے۔ ایران کا پایۂ تخت (CAPITAL) **مدائن** جو کہ دریائے دِجلہ کے مشرِقی کَنارے پر واقِع تھا، یہاں سے قریب ہی تھا۔ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہِدایت کے مطابِق حضرتِ سیِّدُنا **سعد** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **مَدائِن** کی طرف بڑھے، آتَش پرستوں نے **دریا کا پُل** توڑ دیا اورتمام کِشتیاں دوسرے کَنارے کی طرف لے گئے۔ اُس وقت دریا میں خوفناک طوفان آیا ہوا تھا اوراُس کو پار کرنا بظاہِر ناممکِن نظر آتا تھا، حضرتِ سیِّدُنا **سَعد بن ابی وقّاص** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کیفیت دیکھی تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کا نام لے کر اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا!** دوسرے مجاہِدین نے بھی آپ کے پیچھے پیچھے اپنے گھوڑے دریا میں اُتار دیئے گویا۔

دَشت تو دَشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے ۔۔۔ بَحرِ ظُلمات میں دَوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

دَیو آگئے! دَیو آگئے!!

دُشمنوں نے جب دیکھا کہ مجاہِدینِ اسلام دریائے دِجلہ کے پھُنکارتے ہوئے پانی

کا سینہ چیرتے ہوئے مردانہ وار بڑھے چلے آرہے ہیں تو اُن کے ہوش اُڑ گئے اور'' دَیوَاں آمدَ ند دَیواں آمدَ ند'' (یعنی دَیوآ گئے دَیوآ گئے) کہتے ہوئے سر پر پَیر رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ شاہِ کِسریٰ کا بیٹا **یَزدگرد** اپنا حَرَم (یعنی گھر کی عورتیں) اور خزانے کا ایک حِصّہ پہلے ہی ''حُلوَان'' بھیج چکا تھا اب خود بھی **مَدائِن** کے درو دیوار پر حسرت بھری نظر ڈالتا ہوا بھاگ نکلا۔ حضرتِ سیِّدُنا **سَعد بن ابی وقّاص** رضی اللہ تعالٰی عنہ ''**مدائن**'' میں داخِل ہوئے تو ہر طرف عبرتناک سنّاٹا چھایا ہوا تھا، کِسریٰ کے پُرشِکوہ (پُ۔رشِ۔کو۔ہ) **مَحَلّات**، دوسری بلندو بالا عمارات اور سرسبز و شاداب باغات زَبانِ حال سے دنیائے دُوں (یعنی حقیر دنیا) کی بے ثَباتی (یعنی ناپائیداری) کا اِعلان کررہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بے اختیار حضرتِ سیِّدُنا **سَعد بن ابی وقّاص** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زَبانِ مبارک پر پارہ 25 **سُوْرَۃُ الدُّخَان** کی آیت نمبر 25 تا 29 جاری ہوگئیں۔

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍۙ (۲۵) وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍۙ (۲۶) وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَۙ (۲۷) كَذٰلِكَ ۟ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ (۲۸) فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۠(۲۹)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات، اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے، ہم نے یونہی کیا، اور ان کا وارِث دوسری قوم کو کر دیا، تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مُہلت نہ دی گئی۔

سَونے کا گھوڑا اور سونے کی اُونٹنی

مدائن سے مسلمانوں کو مالِ غنیمت میں کروڑوں دینار (یعنی کروڑوں سونے کے سکّوں) کا **خزانے کا انبار** ہاتھ آیا جس میں نہایت ہی نادِر و نایاب چیزیں تھیں، ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں: ایران کے مشہور آتَش پرست بادشاہ **نَوشیرواں** کا زَرنِگار (یعنی سونے کا) تاج، شاہانِ سَلَف (یعنی ایران کے گزرے ہوئے بادشاہوں کے یادگار ہیروں) سے **جَڑاؤ خنجر**، زِرہیں، خَود اور تلواریں، **خالِص سونے کا قد آور گھوڑا** جس کے سینے پر یاقُوت جَڑے تھے، اُس پر سونے کا بنا ہوا ایک سُوار تھا جس کے سر پر ہیروں کا تاج تھا، اِسی طرح ایک **طِلائی** (یعنی سونے کی) **اُونٹنی** اور اس کا طِلائی (یعنی سونے کا) سُوار۔ ایوانِ کِسریٰ (یعنی ایران کے بادشاہوں کے شاہی مَحَل) کا **طِلائی فرش** یعنی سَونے کا قالین (CARPET) جو بیش قیمت جواہِرات سے آراستہ تھا اور اس کا رَقبہ 60 مُرَبَّع گز تھا وغیرہ وغیرہ۔ **مسلمان** مالِ غنیمت جَمع کرنے میں ایسے دِیانت دار ثابت ہوئے کہ تاریخِ عالَم اِس کی مثال پیش کرنے سے قاصِر ہے، اگر کسی مجاہد کو ایک معمولی سی سُوئی ملی یا قیمتی ہیرا، اُس نے بلا تأمُّل (تَ۔اَم۔مُل) اسے **خزانے کے انبار** (اَم۔بار) میں شامِل کروا دیا۔ (البداية والنهاية ج ٥ ص ١٣٥ تا ١٤٠ بتصرف وغيره)

خزانے کے اَنبار کی پُکار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے، ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام نے بَقائے اسلام کے لیے کیسے کیسے جانبازانہ اِقدام فرمائے! اِس حِکایت سے حضرتِ سیِّدُنا

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔(مجمع الزوائد)

سَعد بن ابی وقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بے مثال **کرامت** بھی سامنے آئی کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بے خطر اپنا گھوڑا دریائے دِجلہ کی بپھری ہوئی موجوں میں ڈال دیا! اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خواہ کتنا ہی بڑا **خزانے کا انبار** ہو بِالآخر بے کار ہو کر رہ جاتا ہے۔ اب ایک بہُت بڑے غفلت شِعار اسرائیلی مالدار کی **عبرتناک حکایت** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں، اگر آپ کا دل زندہ ہوا تو اسے سُن کر **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو خزانے کے انبار بالکل بیکار محسوس ہونے لگیں گے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مَطبُوعہ **412** صَفحات پر مُشتَمِل کتاب **"عُیُونُ الحِکایات"** حصّہ اوّل، صَفْحہ **74** پر نقل کردہ حِکایَت کا خُلاصہ مُلاحَظہ فرمایئے: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی اُمّتوں میں ایک مال دار مگر کنجوس شخص تھا، وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کچھ بھی خرچ نہ کرتا، ہر وقت کثرتِ دَھن کی دُھن (یعنی دولت کی لگن) میں مگن رہتا اور اِس کی پیہم کوشش رہتی کہ بس کسی طرح مال بڑھتا رہے۔ اُس ناعاقِبت اَندیش، حریصِ مال و دولت کی زندگی کے شب و روز اپنے اَہل وعیال کے ساتھ خوب عَیش وعِشرت اور نہایت غَفلت کے ساتھ بَسَر ہو رہے تھے۔ ایک دن اُس کے گھر کے دروازے پر کسی نے دَستک دی۔ اُس غافِل دولت مند کے غلام نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر کو پایا، آنے کا مقصد پوچھا، جواب ملا: جاؤ اور اپنے مالِک کو باہر بھیجو، مجھے اُس سے کام ہے۔ غلام نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا: "وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہَر گئے ہیں۔" فقیر چلا

گیا۔ کچھ دیر بعد دَوبارہ دروازے پر دَستک پڑی، غلام نے دروازہ کھولا تووُہی فقیر نظر آیا، اب کی بار اُس نے کہا: جاؤ! اپنے آقا سے کہو، **میں مَلَکُ الْمَوت** (عَلَیْہِ السَّلام) **ہوں**۔ اُس مال کے نَشے میں دُھت اور یادِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے غافِل شخص کو جب یہ پتا چلا تو تھرّا اُٹھا اور گھبرا کر اپنے غلاموں سے کہنے لگا: ''جاؤ! اور اُن سے اِنتہائی نَرمی کے ساتھ پیش آؤ۔'' غُلام باہَر آئے اور **مَلَکُ الْمَوت** عَلَیْہِ السَّلام کی مِنّت سَماجت کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے: ''آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اور کی رُوح قَبض کر لیجئے اور اُسے چھوڑ دیجئے۔'' **آپ** عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: ''ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔'' پھر اُس مالدار شخص سے کہا: تجھے جو وَصِیَّت کرنی ہے ابھی کرلے، میں تیری رُوح قَبض کئے بِغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ یہ سُن کر وہ مالدار شخص اور اُس کے اَہل وعِیال چیخ اُٹھے اور رَونا دَھونا مچا دیا، اُس شخص نے اپنے گھر والوں اور غلاموں سے کہا: سونے چاندی اور خزانوں کے صَندُوق کھول کر میرے سامنے ڈھیر کردو۔ فوراً حُکم کی تعمیل ہوئی اور اس کے سامنے زندگی بھر کے جمع کئے ہوئے **خزانے کا اَنبار** لگ گیا۔ **خزانے کے اَنبار** کو مخاطب کر کے وہ مالدار شخص کہنے لگا: ''**اے ذلیل وبدترین مال ودولت! تجھ پر لعنت! میں تیری** مَحبَّت کی وجہ سے برباد ہوا، ہائے! ہائے! میں تیرے ہی سبب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور تیاریٔ آخرت سے غافِل رہا۔'' **خزانے کے اَنبار** سے آواز آئی: اے مال ودولت کے پَرَستار پکّے دنیا دار اور غفلت شِعار! مجھے مَلامَت کیوں کرتا ہے؟ کیا تُو وُہی نہیں جو دُنیا داروں کی نظروں میں ذلیل وخوار تھا! پھر میری وجہ سے آبرودار بنا

اور تیری رَسائی شاہی دَربار تک ہوئی، میری ہی بدولت تیرا نِکاح مالدار خاندان میں ہوا، یقیناً یہ تیری ہی بَدبختی ہے کہ تو مجھے شیطانی کاموں میں اُڑاتا رہا، اگر تو **راہِ خدا میں خَرچ کرتا** تو یہ ذِلّت ورُسوائی تیرا مُقدّر نہ بنتی، بتا! کیا بُرے کاموں میں خرچ کرنے اور نیک کاموں میں صَرف نہ کرنے کا مشورہ میں نے دیا تھا؟ نہیں، ہرگز نہیں، تجھے پیش آنے والی تمام تَرتباہی کا ذِمّے دار تُو خود ہی ہے، (اس کے بعد سیِّدُنا **مَلَکُ الْمَوت** عَلَیْہِ السَّلام نے اُس کنجوس مالدار کی روح قبض کرلی)۔ (عُیُونُ الحِکایات (عَرَبی) ص۴۹ مُلَخَّصًا دار الکتب العلمیة بیروت)

دولتِ دُنیا کے پیچھے تُو نہ جا — آخِرت میں مال کا ہے کام کیا؟

مالِ دُنیا دو جہاں میں ہے وبال — کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالْجَلال (وسائل بخشش ص۳۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

......جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مال ودولت کے دیوانے کی قابلِ عِبرَت **حِکایَت** سماعت فرمائی کہ ایسا شخص جو عُمر بھر عیش کوشیوں اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑا رہا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملی ہوئی ڈھیل سے بجائے سنبھلنے کے اُس کی غفلتوں کا سِلسلہ طویل ہوتا چلا گیا، مال کے نَشے میں مَخمور، غریبوں اور مُحتاجوں کی امداد سے دُور اور عیّاشیوں میں مَسرور رہا۔ آخر کار **"ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے"** کے مِصداق موت کا فِرِشتہ آ پہنچا، اگرچہ اُس وقت مال کا خُمار اُترا، ہوش ٹھکانے آئے لیکن **"اب پچھتائے کیا ہَوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔"** مال ودولت کے حَریص اَفراد جنہیں دُنیا وآخرت کے برباد ہونے کی کوئی فکر نہیں

ہوتی اُن کے لئے اِس حِکایت میں درسِ عِبرت کے بے شمار مَدَنی پھول ہیں۔

گھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا

کام مال و زر وہاں نہ آئے گا غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

جب ترے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے قبر میں کیڑے تجھے کھا جائیں گے (وسائل بخشش ص ۳۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مالِ کثیر میں کہیں خُفیہ تدبیر تو نہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ بعض اَوقات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کثرتِ مال ومَنال سے نواز کر بھی آزمائش میں ڈال دیتا ہے، جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **1548** صَفْحات پر مشتمل کتاب **''فیضانِ سنّت''** جلد اوّل صَفْحہ **682** پر ہے: صِحّت کی نعمت اور دولت کی کثرت اکثر مُبتَلائے مَعصِیَت کر دیتی ہے، لہٰذا جو (حسین وشاندار یا) خوب جاندار یا (زبردست) مالدار یا صاحِبِ اقتِدار ہو اُس کو خدائے علیم وخبیر عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے بَہُت زیادہ ڈَرنے کی ضَرورت ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''جس شخص پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں (روزی میں خوب کثرت، فرمانبردار اولاد کی نعمت، مال و دولت، حسین صورت، اچھی صِحّت، منصبِ وَجاہت، عُہدۂ وَزارت یا صدارت یا حکومت وغیرہ کے ذَرِیعے) فراخی (فَ۔رَا۔خی) کرے مگر اُسے یہ اندیشہ نہ ہو کہ کہیں یہ (آسائشیں) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر تو نہیں، تو ایسا شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے غافِل ہے۔'' (تَنبِیهُ المُغتَرِّین ص۱۲۸ دارالمعرفة بیروت)

تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل ہے

خبردار اے جاندار! خبردار اے شاندار! خبردار اے مالدار! رخبردار اے سرمایہ دار! خبردار اے صاحِبِ اقتِدار! خبردار اے افسر وعہدیدار! ربِّ عزیز وقدیر عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے خبردار! خبردار! خبردار! کہیں ایسا نہ ہو کہ ملی ہوئی جانی، مالی یا حکومتی نعمتوں کے ذَرِیعے ظلم، تکبُّر، سرکشی اور طرح طرح کے گناہوں کا سِلسِلہ بڑھتا رہے اور گسا گسایا سُڈَول (یعنی خوبصورت) بدن اور مال ودَھن جہنَّم کا ایندھن بننے کا سبب بن جائے۔ اِس ضِمن میں حدیثِ نبوی علیٰ صاحِبِہا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام مَع آیتِ قراٰنی سنئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے تھرّ ایئے: حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامِر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، نبیِّ اَکرم، نورِ مُجَسَّم، رسولِ مُحتَشَم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرَت نشان ہے: ''جب تم دیکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں گناہ گار بندے کو وہ چیزیں دے رہا ہے جو اُسے پسند ہیں تو یہ اُس کی طرف سے ڈِھیل ہے۔ پھر یہ آیتِ کریمہ تِلاوت فرمائی:

فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَبۡوَابَ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوۡا بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً فَاِذَا هُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ ﴿۴۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر جب اُنہوں نے بُھلا دیا جو نصیحتیں اُن کو کی گئی تھیں، ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اُس پر جو اُنہیں ملا تو ہم نے اچانک اُنہیں پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے۔

(پ۷، الانعام: آیت ۴۴)

(مُسندِ اِمام احمد ج ۶ ص ۱۲۲ حدیث ۱۷۳۱۳ دارالفکر بیروت)

گُناہوں کو اچّھا سمجھنا کُفر ہے

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمۃُ الحَنّان اِس آیَتِ کریمہ کے تحت ''تفسیرِ نورُالعِرفان'' میں فرماتے ہیں: اِس آیَتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ گناہ ومَعاصی کے باوُجُود دُنیوِی راحتیں ملنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غضب اور عذاب (بھی ہوسکتا) ہے کہ اِس سے انسان اورزیادہ غافِل ہوکر گناہ پر دِلیر ہوجاتا ہے، بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ ''گناہ اچّھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں'' یہ کُفر ہے۔ (یعنی گناہ کو گناہ تسلیم کرنا فرض ہے اِس کو جان بوجھ کر اچّھا کہنا یا اچّھا سمجھنا کُفر ہے۔ کفریہ کلمات کی تفصیلات جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''کفریہ کلِمات کے بارے میں سُوال جواب'' کا مُطالَعہ فرمائیے) مزید فرمایا: نعمت پر خوش ہونا اگر فخر، تکبُّر اور شیخی کے طور پر ہوتو بُرا ہے اور طریقۂ کُفّار ہے اور اگر شُکر کے لئے ہوتو بہتر ہے، طریقۂ صالحین ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال کے بارے میں سُوال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا کی ہر آسائش میں آزمائش ہے، قِیامت کے دن اِن آسائشوں (راحتوں) اور گشائشوں (یعنی فَراخیوں) کے مُتَعَلِّق سُوال ہونا ہے۔ جس کو دُنیا میں جتنی زِیادہ نعمتیں اور وسائل حاصل ہوں گے، اُس کو آخِرت میں اُسی قدر مسائل بھی درپیش ہوں گے، جب بروزِ مَحشر دُنیَوی مال واَسباب کے بارے میں سُوالات

ہوں گے، مال کے غلَط اِستِعمال پر اللہ عَزَّوَجَلَّ عِتاب فرمائے گا تو غفلت شِعار مالدار کے سامنے یہ حقیقت کُھل کر آ جائے گی کہ ''مجھ جیسا دُنیا کا امیر آخِرت کا فقیر ہے۔'' جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بَیان ہے کہ سردارِ مَکّۂ مُکرَّمہ، سلطانِ مَدینۂ مُنوَّرہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''زیادہ مال والے قِیامت کے دن کم ثواب والے ہوں گے، مگر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ مال دے اور وہ اُسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے دے اور اس میں نیک عمل کرے۔'' (صَحیح بُخاری ج ٤ ص ٢٣١ حدیث ٦٤٤٣)

نِعمتوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہو گی

پارہ 30 سُورَةُ التَّکَاثُر کی آخری آیت میں اِرشادِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ ہے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: پھر بے شک ضَرور اُس دن تم سے نعمتوں کی پُرسِش ہو گی۔

دوزخ کے کَنارے نِعمتوں کے مُتَعلِّق سُوالات

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ المنّان نے ''تفسیرِ نورُ العِرفان'' میں اِس آیتِ مبارکہ کے تحت قدرے تفصیل کے ساتھ کلام فرمایا ہے، اِس میں سے بعض باتیں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: ''میدانِ حشر یا دوزخ کے کَنارے پر تم سے فِرِشتے یا خود ربِّ تعالٰی نعمتوں کے مُتَعلِّق سُوال فرمائے گا اور یہ سُوال ہر نعمت کے مُتَعلِّق ہو گا، جسمانی یا رُوحانی، ضَرورت کی ہو یا عیش و راحت کی، حتّٰی کہ ٹھنڈے پانی،

دَرَخت کے سائے، راحت کی نیند کا بھی۔ مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: بعدِ موت تین وقت اور تین جگہ حساب ہوگا، (۱) قَبْــــر میں ایمان کا (۲) حشر میں ایمان و اعمال کا (۳) دوزخ کے کَنارے نِعمتوں کے شُکر کا۔ بِغیر استحقاق جو عطا ہو وہ **نعمت** ہے، رب کا ہر عَطِیّہ نعمت ہے خواہ جسمانی ہو یا روحانی اِس کی دو قسمیں ہیں (۱) کسبی (۲) وَہبی۔ **کسبی** یعنی وہ نعمتیں جو ہماری کمائی سے ملیں، جیسے دولت، سلطنت وغیرہ۔ **وَہبی** یعنی وہ نعمتیں جو محض رب کی عطا سے ہوں، جیسے ہمارے اَعضاء، چاند، سورج وغیرہ۔ **کسبی** (یعنی اپنی کوششوں سے حاصل کئے ہوئے مال یا ہُنر ایسی) **نعمت** کے مُتَعَلِّق **تین سُوال** ہوں گے، (۱) کہاں سے حاصل کیں؟ (۲) کہاں خَرچ کیں؟ (۳) ان کا کیا شکریہ ادا کیا؟ **وَہبی** (یعنی بغیر ہماری کوشش کے ملی ہوئی) **نعمتوں** کے **مُتَعَلِّق آخِری دو سُوال** ہوں گے (یعنی کہاں خرچ کیں؟ ان کا کیا شکریہ ادا کیا؟)۔ **تفسیرِ خازِن، تفسیرِ عزیزی، تفسیرِ روحُ الْبیان** وغیرہ میں ہے کہ مذکورہ آیتِ کریمہ میں ''اَلنَّعِیْم'' سے نبیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی ذات والا صِفات مُراد ہے، ہم سے حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں سُوال ہوگا کہ تم نے اِن کی اِطاعت کی یا نہیں؟ کیونکہ حُضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو تمام نعمتوں کی اَصل ہیں، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **مَحبَّت** جس دل کو روشن کر دے، اُس کے لئے تمام نعمتیں رَحمتیں ہیں اور بدقسمتی سے جس کے دل میں **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **مَحَبَّت** نہ ہو اُس کے لئے سب نعمتیں زَحمتیں

ہیں، دولتِ عُثمانی رَحمت تھی، دولتِ ابوجَہل زَحمت ۔"

صَدقہ پیارے کی حیاء کا کہ نہ لے مجھ سے حساب

بخش بے پوچھے لَجائے کو لَجانا کیا ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قِیامت میں مالداروں کے حساب کی لرزہ خیز کیفیت

حلال مال جمع کرنا بے شک گناہ نہیں، نیز دولتمندی کی وجہ سے کسی مالدار کو گنہگار کہنا روا نہیں ۔اگر 100 فیصدی حلال مال کے سبب کوئی مالدار بنا اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اُس نے اپنا مال خَرچ کیا تو گنہگار کُجا ثوابِ دارین کا حقدار ہے ۔لہٰذا مال کمانا ہی ہے تو صرف وصرف حلال طریقے پر کمانا چاہیے ۔مگر صِرف بقدرِ ضَرورت کمانے ہی میں عافِیّت ہے، کیوں کہ حلال مال کا حساب ہوگا اور بروزِ قِیامت حساب کی کسی میں تاب نہ ہوگی ۔حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوَالی اِحیاءُ الْعُلُوم کی تیسری جلد میں نَقل کرتے ہیں: "قِیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے حرام مال کمایا اور حرام جگہ پر خَرچ کیا، کہا جائے گا: اسے جہنَّم کی طرف لے جاؤ اور ایک دوسرے شخص کو لایا جائے گا جس نے حلال طریقے سے مال کمایا اور حرام جگہ پر خَرچ کیا، کہا جائے گا: اسے بھی جہنَّم میں لے جاؤ، پھر ایک تیسرے شخص کو لایا جائے گا جس نے حرام ذرائع سے مال جَمع کر کے حلال

جگہ پر خَرچ کیا، کہا جائے گا: اسے بھی جہنَّم میں لے جاؤ پھر (چوتھے) ایک اور شخص کو لایا جائے گا جس نے **حلال ذرائع سے کما کر حلال جگہ پر خَرچ کیا**، اُس سے کہا جائے گا: ٹھہر جاؤ! ممکن ہے تم نے طلبِ مال میں کسی فرض میں کوتاہی کی ہو، وقت پر نَماز نہ پڑھی ہو، اور اس کے رُکوع وسُجُود اور وُضو میں کوئی کوتاہی کی ہو! وہ کہے گا: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے حلال طریقے پر کمایا اور جائز مَقام پر خَرچ کیا، اور تیرے فرائض میں سے کوئی فَرض بھی ضائع نہیں کیا۔ کہا جائے گا: ممکن ہے تو نے اس مال میں تکبُّر سے کام لیا ہو، سُواری یا لباس کے ذَرِیعے دوسروں پر فَخر ظاہر کیا ہو! وہ عَرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے تکبُّر بھی نہیں کیا اور فَخر کا اظہار بھی نہیں کیا۔ کہا جائے گا: ممکن ہے تو نے کسی کا حق دبایا ہو جس کی ادائیگی کا میں نے حکم دیا ہے کہ اپنے رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو! وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے ایسا نہیں کیا، میں نے حلال طریقے پر کمایا اور جائز مقام پر خَرچ کیا اور تیرے کسی فَرض کو ترک نہیں کیا، تکبُّر وغُرُور بھی نہیں کیا اور کسی کا حق بھی ضائع نہیں کیا، تُو نے جسے دینے کا حکم دیا (میں نے اُسے دیا)۔

پھر وہ سب لوگ آئیں گے اور اس سے جھگڑا کریں گے، وہ کہیں گے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے اسے مال عطا کیا اور مال دار بنایا اور اسے حکم دیا کہ وہ ہمیں دے اور ہماری مدد کرے۔ اب اگر اس نے ان کو دیا ہوگا، اور فرائض میں کوتاہی بھی نہیں کی ہوگی، تکبُّر اور فخر بھی نہیں کیا ہوگا پھر بھی کہا جائے گا **رُک جا! میں نے تجھے جو بھی نعمت عنایت کی تھی،**

خواہ وہ کھانا تھا، پانی تھا یا کوئی سی بھی لذّت، ان سب کا شکر ادا کر، اِسی طرح سُوال پر سُوال ہوتا رہے گا۔'' (اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص ۳۳۱ دار صادر بیروت)

سُوال اُس سے ہوگا جس نے حلال کمایا ہوگا

یہ روایت نقل کرنے کے بعد سیِّدُنا امام غزالی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الوَالِی نے جو کچھ فرمایا ہے اُس کو اپنے انداز میں عرض کرنے کی سعی کرتا ہوں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بتائیے! اِن سُوالات کے جوابات دینے کے لیے کون تیار ہوگا؟ سُوالات اُس آدمی سے ہوں گے جس نے حلال طریقے پر کمایا ہوگا نیز تمام حُقُوق اور فرائض بھی کَمَا حَقُّہٗ (مکمّل طور پر) ادا کیے ہوں گے۔ جب ایسے شخص سے یہ **حِساب** ہوگا تو ہم جیسے لوگوں کا کیا حال ہوگا جو دُنیوی فِتنوں، شُبہوں، نفسانی خواہشوں، آرائشوں اور زینتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں! ان سُوالات ہی کے خوف کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دُنیا اور اس کے مال ومَتاع سے آلُودہ ہونے سے ڈرتے ہیں، وہ فَقَط ضَرورت کے مطابِق مختصر سے مالِ دُنیا پر قَناعت کرتے ہیں اور اپنے مال سے طرح طرح کے اچّھے کام کرتے ہیں۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الوَالِی نیک بندوں کے کثرتِ مال سے بچنے کی کیفیت بیان کرنے کے بعد عام مسلمانوں کو ''نیکی کی دعوت'' دیتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ کو اُن نیک لوگوں کے طریقے کو اختیار کرنا چاہیے، اگر اس بات کو آپ اِس لئے تسلیم نہیں کرتے کہ آپ اپنے خیال میں پرہیزگار اور نہایت ہی محتاط ہیں اور صرف حلال

مال کماتے ہیں اور کمانے سے مقصود بھی محتاجی اور سُوال سے بچنا اور راہِ خدا میں خَرچ کرنا ہے اور آپ کا ذِہن یہ بنا ہوا ہے کہ میں اپنا حلال مال نہ تو گنا ہوں میں صَرف کرتا ہوں نہ ہی اِس سے فُضُول خَرچی کرتا ہوں نیز مال کی وجہ سے میرا دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ راستے سے بھی نہیں بدلتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے کسی ظاہِر اور پوشیدہ عمل سے ناراض بھی نہیں ہے، اگرچِہ ایسا ہونا **ناممکن** ہے۔بِالفَرض ایسا ہو تب بھی آپ کو چاہئے کہ صِرف ضَرورت کے مطابِق مال پر ہی راضی رہیں اور مال داروں سے علیٰحِدگی اختیار کریں، **اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جب ان مالداروں کو قِیامت میں حساب کیلئے روکا جائے گا تو آپ پہلے ہی قافلے کے ساتھ سرورِ کائنات** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کے پیچھے پیچھے آگے بڑھ جائیں گے اور آپ کو حساب و کتاب اور سُوالات کے لیے نہیں روکا جائے گا** کیونکہ حساب کے بعد نَجات ہوگی یا سختی۔ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ نبیِّ اکرم، **نُورِ مُجَسَّم**، شاہِ بنی آدم، **نبیِّ مُحتَشَم**، **شافِعِ اُمَم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''فُقَراءِ مُہاجرین، مالدار مُہاجرین سے پانچ سو سال پہلے جنَّت میں جائیں گے۔'' **(تِرمِذی حدیث ۲۳۵۸)**

(ماخوذاً اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص۳۳۲)

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زَر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال کا اِستعمال اور اُخروی وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیوی نعمتوں اور راحتوں سے مالا مال لوگوں کو مال کے اِستِعمال کے وقت خبردار رہنا چاہیے کہ اِس کے غَلَط اِستِعمال کا اَنجام اُخرَوِی وبال ہے، یونہی مال ودولت کی بے جا مَحَبَّت گناہوں پر اُکساتی، دربدر پھراتی، لُوٹ مار کرواتی حتّٰی کہ لاشیں گرواتی ہے اور جب یہ دولت کسی مُحِبِّ مال کے ہاتھ سے نکلنے پر آتی ہے تو بے حد ستاتی اور خُوب تڑپاتی اور رُلاتی ہے، لہٰذا ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین مال ودولت کے مُعامَلے میں نِہایَت ہی مُحتاط تھے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابو الدَّرداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا سَلمان فارسی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو ایک مکتوب روانہ فرمایا جس میں تھا: اے میرے بھائی! دُنیا سے اِتنا کچھ جمع نہ کرو کہ حقِّ شُکر ادا نہ کرسکو، میں نے اَنبیاء کے تاجدار، شَہَنشاہِ اَبرار، دوعالَم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ بروزِ قِیامت ایک ایسے مال دار شخص کو لایا جائے گا جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرماں برداری میں زندگی بَسَر کی ہوگی، پُلْ صراط پار کرتے ہوئے اُس کا مال اس کے سامنے ہوگا، جب وہ لڑکھڑانے لگے گا تو اُس کا مال کہے گا: ''چلتے جاؤ! کیونکہ تم نے مجھ سے مُتعلِّق اللہ تَعَالٰی کا حق ادا کردیا ہے۔'' پھر ایک اور مال دار کو لایا جائے گا، جس نے دُنیا میں اپنے مال میں سے اللہ تَعَالٰی کا حق ادا نہیں کیا ہوگا، اُس کا مال اُس کے دونوں کندھوں کے درمیان ہوگا، وہ شخص جب پُلْ صِراط پر لڑکھڑائے گا تو اُس کا مال اُس سے کہے گا: تُو برباد ہو! تُو نے

مجھ سے **اللہ** تَعَالٰی کا حق کیوں ادا نہیں کیا؟ پس وہ اسی طرح ہلاکت و بربادی کو پکارتا رہے گا۔

(تاریخ دِمَشق لابن عَساکِر ج۴۷ ص۱۵۳ دارالفکر بیروت)

تیری طاقت، تیرا فن، عُہدہ تِرا — کچھ نہ کام آئے گا سَرمایہ تِرا
دبدبہ دُنیا ہی میں رہ جائے گا — زور تیرا خاک میں مل جائے گا
جیتنے دنیا سکندر تھا چلا — جب گیا دنیا سے خالی ہاتھ تھا (وسائلِ بخشش ص۳۷۵، ۳۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایت میں عِبرت ہے اُن صاحِبانِ ثَروَت وحیثیت کے لئے جو فرض ہونے کے باوُجُود **زکوٰۃ** دینے سے کتراتے، اپنی دولت کو گناہوں کے کاموں میں گنواتے، بھلائی کے کاموں میں خَرچ کرنے سے جی چُراتے اورمحتاجوں کی مدد سے جان چُھڑاتے ہیں۔غور فرمالیجئے کہ آج خوش حال کردینے والا مال بروزِ قِیامت **وبال** کی صورت اِختیار کرگیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ کاش! ہمارے دلوں سے دُنیا ومالِ دُنیا کی بے جامَحبَّت نکل جائے اور ہماری قَبْر وآخِرت بہتر ہوجائے۔

مِرے دل سے دُنیا کی اُلفت مِٹا دے — مجھے اپنا عاشِق بنا یاالٰہی!
تُو اپنی وِلایَت کی خیرات دے دے — مِرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی!

مَدَنی اِنعامات میں اَسلاف کی یاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایتِ مُبارَکہ سے یہ بھی پتا چلا کہ اپنے اِسلامی بھائیوں کومکتوبات کے ذَرِیعے **نیکی کی دعوت** پیش کرنا صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سنَّتِ کریمہ ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** دیگر مَدَنی خوبیوں کی حامِل ہونے کے ساتھ ساتھ اَسلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام

کی یاد بھی تازہ کرتی ہے جیسا کہ نیکی کی دعوت پر مُشتَمِل **مدنی مکتوبات** روانہ کرنا۔ اِس کی ترغیب دلاتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی طرف سے پیش کردہ **72 مَدَنی اِنعامات** میں سے مدَنی اِنعام نمبر **57** ہے:{ **''کیا آپ نے اِس ہفتے کم از کم ایک اسلامی بھائی کو مکتوب روانہ فرمایا؟''** (مکتوب میں مَدَنی اِنعامات اور مدَنی قافِلے کی ترغیب دلائیں)} آپ سے بھی مدَنی التجا ہے کہ ''دعوتِ اسلامی'' کے مدنی ماحول سے تادمِ حیات مُنسَلِک رہیے، ''مَدَنی اِنعامات'' کے مطابِق عمل کی کوشش کیجئے، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین کے فُیُوضات اور دُنیا وآخرت کی کثیر برکات حاصِل ہوں گی اورکثرتِ دولت کی ہَوَس کے بجائے نیکیوں کی کثرت کی حِرص بڑھے گی۔

دے جذبہ ''مَدَنی اِنعامات'' کا تُو   کرم بہرِ شہِ کرب و بَلا ہو

کرَم ہو دعوتِ اسلامی پر یہ   شریک اِس میں ہر اِک چھوٹا بڑا ہو (وسائلِ بخشش ص۹۱)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دَھن کمانے کی دُھن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہمارے مُعاشَرے میں اَکثر لوگوں کے ذِہنوں پر دولتوں اورخزانوں کے اَنبار جمع کرنے کی دُھن سُوار ہے اور اِس راہِ پُر خار میں خواہ کتنی ہی تکالیف سے دوچار ہونا پڑے، پرواہ نہیں،بس! ہر وقت دولتِ دُنیا جمع کرنے کی حِرص ہے، اگرکبھی آخِرت کی بھلائی کے لئے نیکیوں کی دولت اکٹھی کرنے کی طرف

تَوَجُّہ دلائی بھی جائے تو مُلازَمت یا کاروباری مصروفِیَّت وغیرہ کے بہانے آڑے آجاتے ہیں، بال بچوں کا دُنیوی **مستقبِل** سنوارنے کی کوشِشوں میں اپنا اُخرَوی **مستقبِل** بھول جاتے ہیں، اَولاد کی دُنیوی پڑھائی پھر اُن کی شادی کی فِکْر کسی اور طرف ذِہن جانے ہی نہیں دیتی۔ اَولاد کے دُنیَوی **مستقبِل** کی بہتری کے لئے ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین کا کیسامَدَنی ذِہن تھا! یہ بھی مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچِہ

عُمَر بن عبدُ العزیز کی مَدَنی سوچ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **415** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**ضِیائے صَدَقات**'' صَفْحہ **83** پر ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نامَسْلَمَہ بن عَبدُ الْمَلِک عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمَلِک حضرتِ سیِّدُ نا **عُمَر بن عبدُ العزیز** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی ظاہِری حیات کے آخِری لمحات میں حاضِر ہوئے اور کہا: اے اَمیرُ المؤمِنین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ! آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بھی بے مِثال زندَگی گزار کر دُنیا سے تشریف لے جارہے ہیں، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے **13** بچّے ہیں لیکن وِراثت میں اُن کے لئے کوئی مال و اسباب نہیں چھوڑا! یہ سن کر حضرتِ سیِّدُ ناعمَر بن عبدالعزیز رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اِرشاد فرمایا: میں نے اپنی اَولاد کا حق روکا نہیں اور دوسروں کا اِن کو دیا نہیں اور میری اَولاد کی دو حالتیں ہیں اگر وہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کریں گے تو وہ اُن کو کِفایَت فرمائے گا کیونکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نیک لوگوں کو کِفایَت فرماتا ہے اور اگر میری اولاد نافرمان ہوئی تو مجھے اِس بات کی پرواہ نہیں کہ میرے بعد مالی

اعتبار سے اُن کی زندَگی کیسے گزرے گی۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۲۸۸)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغفِرَت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ یاد رہے کہ اگر کسی کے پاس مال ہے تو اسے یِہی حکم ہے کہ صَدَقہ کرنے کے بجائے اولاد کی ضَرورت کے لئے رکھ چھوڑے۔

مِرے غوث کا وسیلہ، رہے شاد سب قبیلہ
اِنہیں خُلد میں بسانا، مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش ص ۱۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آزمائش میں کامیابی کی صورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا حاجت دُنیوی مال و دولت جمع کرنے کا جذبہ قابلِ تعریف نہیں اور جسے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے بکثرت دُنیوی دولت عنایت فرمائی ہو اُس کیلئے کامیابی کی صورت یِہی ہے کہ وہ اُس کو **اللّٰہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کے مطابِق خَرچ کر کے نیکیوں کی دولت میں اِضافہ کرے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **417** صَفْحات پر مُشتَمِل مُنفَرِد کتاب ''لُبابُ الاِحیاء'' صَفْحہ **258** پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اِرشاد فرمایا: ''دُنیا کو **آقا** نہ بناؤ ورنہ وہ تمہیں **غلام** بنالے گی، اپنا مال اُس ذات

کے پاس جمع کرو جس کے پاس سے ضائع نہیں ہوتا کیونکہ جس کے پاس دُنیا کا خزانہ ہو اُسے (چوری ہونے یا چھن جانے وغیرہ کی) آفت کا ڈر رہتا ہے، لیکن (صدقہ وخیرات کرکے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس اپنا مال جمع کرانے والے کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا۔''

(لُبابُ الاِحیاء (عربی) ص ۲۳۱ ماخوذاً دارالبیروتی دمشق)

ترے غم میں کاش عطّار، رہے ہر گھڑی گرِفتار
غمِ مال سے بچانا، مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آفات سے نَجات کا ذَرِیعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ خالقِ کائنات، اَللّٰہُ رَبُّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صدَقہ وخیرات کرنا بے حد فائدے کا سودا ہے اور اس سے مال محفوظ ہو جاتا ہے۔ یقیناً صدَقہ وخیرات آفات سے نَجات کا ذَرِیعہ ہے، لہٰذا ہر ایک کو چاہئے اپنے مال سے حسبِ توفیق وُسعَت صدَقہ وخیرات کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہُت ساری آفتوں اور مصیبتوں سے حِفاظت ہوگی۔ چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ ''**راہِ خدا میں خَرچ کرنے کے فضائل**'' میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ایک رِوایت نَقل کرتے ہیں: ''اَلصَّدَقَۃُ تَمْنَعُ سَبْعِیْنَ نَوْعًا مِّنْ اَنْوَاعِ الْبَلَاءِ اَھْوَنُھَا الْجُذَامُ

وَالْبَرَصُ یعنی صدَقہ 70 قسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جن میں آسان تر بلا بدن بگڑنا (کوڑھ) اور سفید داغ ہیں۔'' (تاریخ بغداد ج۸ ص ۲۰٤ دار الکتب العلمیة بیروت)

لُقمے کے بدلے لُقمہ

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صدَقہ واقِعی بلاؤں کو دُفع کرتا ہے۔ اِس ضِمن میں ایک ایمان افروز **حکایت** سماعت فرمائیے چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا امام عبداللہ بن اَسعد یافِعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکافِی **''رَوْضُ الرِّیَاحِیْن''** میں نَقل فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے ایک **عورت** نے کسی محتاج (یعنی مسکین) کو کھانا دیا اور پھر اپنے شوہر کو کھانا پہنچانے کھیت کی طرف چل پڑی، اُس کے ساتھ اُس کا بچّہ بھی تھا، راستے میں ایک دَرِندے (یعنی پھاڑ کھانے والے جانور) نے بچّے پر حملہ کر دیا، وہ دَرِندہ بچّے کو نگلنا ہی چاہتا تھا کہ ناگہاں (یعنی اچانک) غیب سے ایک ہاتھ ظاہِر ہوا جس نے اُس دَرِندے کو ایک زوردار ضَرب لگائی اور بچّے کو چُھڑا لیا، پھر غیب سے آواز آئی: ''اے نیک بخت! اپنے بچّے کو سلامتی کے ساتھ لے جا! ہم نے **لُقمے کے بدلے تجھے لُقمہ عطا کر دیا۔''** (یعنی تُو نے غریب کو کھانے کا لُقمہ کھلایا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے بچّے کو دَرِندے کا لُقمہ بننے سے بچا لیا)۔ (رَوْضُ الرِّیاحِین ص ۲۷٤) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رہِ حق میں سبھی دولت لُٹا دوں
خدا! ایسا مجھے جذبہ عطا ہو (وسائلِ بخشش ص۹۱)

شیطان کا غلام کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے مالِ دُنیا ملنے کے ساتھ ساتھ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کا جذبہ بھی مل گیا وہ تو سعادت مند ٹھہرا لیکن جو غفلت میں ڈالنے والی دُنیوی آسایشوں میں مُنہمِک رہا اور نفسانی خواہشات کی پَیروی کی، اُس نے گویا شیطان کی غلامی اِختیار کی جیسا کہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوَالی **اِحیاءُ الْعُلُوم** میں نَقل کرتے ہیں: جب سب سے پہلے دِرہَم و دِینار تیار ہوئے تو شیطان نے اُن کو اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا پھر اُن کو چُوما اور بولا: جس نے تم سے مَحبَّت کی حقیقت میں وہ میرا غلام ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۲۸۸)

......وہ ذلیل خوار ہو

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین دُنیوی مال و دولت اور اِس کی فِکْر سے آزاد اور تَوَکُّل و قناعت کی دولت سے مالا مال تھے، دُنیوی مستقبِل سے بڑھ کر اُخروی مستقبِل کی فکْر میں مگن رہنے والے سعادت مند تھے، وہ اِس حقیقت سے اچّھی طرح واقِف تھے کہ دولت کی مَحبَّت باعث رُسوائی و ذِلّت ہے، جیسا کہ مشہور و مقبول وَلیُّ اللہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ شِبلی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الولی کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: **جس نے دولتِ دُنیا کے ساتھ پیار کیا وہ ذلیل و خوار ہوا۔**

(رَوضُ الرَّیاحِین ص ۱۳۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مِرا دل پاک ہو سرکار دُنیا کی مَحَبَّت سے

مجھے ہو جائے نفرت کاش! آقا مال و دولت سے (وسائل بخشش ص ۱۳۳)

مَحَبّتِ مال ودولت کی تباہ کاریاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی مال و دولت کی مَحَبَّت انسان کو خواری وذِلّت کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں دھکیل دیتی ہے، اگرچِہ بعض اَوقات انسان دُنیا میں تھوڑی بہت عزّت وشہرت حاصل کر بھی لیتا ہے مگر اکثر اُخروی تباہی و بربادی اُس کا مقدَّر بن جاتی ہے۔ دولت کے نشے میں مست رہنے والوں کے لئے حضرتِ سیِّدُنا شیخ شِبلی علیہ رحمۃُ اللہِ الولی کے بیان کردہ اِرشاد میں عبرت ہی عبرت ہے۔ مال ودولت کی مَحَبَّت میں اندھا ہونے والا انجامِ آخرت سے بالکل غافِل ہوکر اَحکامِ شریعت کو پسِ پُشت ڈال دیتا ہے پھر اُسے حکمِ خدا عَزَّوَجَلَّ کی پرواہ رہتی ہے، نہ ہی ارشادِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پاس۔ یقیناً فکرِ مال ودولت فکرِ آخرت سے غفلت میں ڈالتی اور بے شمار گناہوں کا سبب بنتی ہے جن میں سے چند یہ ہیں: ترکِ زکوٰۃ وعُشر، سُود و رِشوت کا لین دَین، بُخل کی نُحُوست، قطعِ رِحمی (یعنی رشتے داری توڑنا)، جھوٹ اور ناحق دوسروں کا مال دبالینا وغیرہ۔

مال کی دِینی ودُنیَوی آفات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **853** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''جہنَّم میں لے جانے والے اعمال'' جلد **1** صَفْحَہ **565** تا **567** پر شیخُ الاسلام،

شہابُ الدِین امام احمد بن حَجر مکّی شافعی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی نے **مال و دولت کی آفات** تفصیلاً بیان فرمائی ہیں، اُن میں سے چند کا ذِکر کرتا ہوں:

دِینی آفات

مال ودولت کی کثرت انسان کو گناہوں پر اُبھارتی اور پہلے مُباح (یعنی جائز) لذّات کی طرف لے جاتی ہے حتّٰی کہ وہ اُن کا اِس قدر عادی ہو جاتا ہے کہ اُس کے لئے اُنہیں چھوڑنا انتہائی مشکل ہوجاتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ حلال کمائی کے ذریعے اُنہیں حاصل نہ کرسکے تو بسا اوقات **حرام کام** کرنے لگتا ہے، کیونکہ جس کے پاس مال کثرت سے ہو، اُسے لوگوں سے میل جول اور تعلُّقات بڑھانے کی بھی زیادہ ضَرورت ہوتی ہے اور جو اِس چیز میں مبتَلا ہو جائے وہ عُمُوماً لوگوں سے مُنافقت سے پیش آئے گا اور اُنہیں راضی یا ناراض کرنے کے مُعامَلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا مُرتکِب ہوگا تو اِس کے نتیجے میں وہ **عداوت، کینہ، حسد، ریا کاری، تکبُّر، جھوٹ، غیبت، چغلی** وغیرہ کا باعث بننے والے دیگر کئی بڑے بڑے گناہوں میں مبتَلا ہو جائے گا۔

دُنیوی آفات

مال داروں کو لاحِق ہونے والی دُنیوی آفات میں خوف وغم، پریشانی، مَصائب کا سامنا، اَمارت (یعنی مالداری) برقرار رکھنے کے لئے ہر دم مال کمانا اور اُس کی حفاظت کرنا وغیرہ دیگر کئی آفات شامل ہیں۔

مال کا غلام ہلاک ہو

امام ابن حجر علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکبر فرماتے ہیں: مال نہ تو مطلقاً خیر (یعنی بھلائی کی چیز) ہے نہ ہی مَحض شَر (یعنی بُرائی کی شے) مال بعض اوقات قابلِ تعریف ہوتا ہے اور کبھی قابلِ مذمّت۔ لہٰذا جس نے کِفایت (ضَرورت) سے زیادہ حصہ حاصل کیا گویا خود کو ہلاکت پر پیش کیا، کیونکہ طبیعتیں ہدایت سے روکنے والی ہیں اور شہوات وخواہِشات کی طرف مائل رہتی ہیں اور مال ان میں آلے کا کام دیتا ہے۔ تو ایسی صورت میں ضَرورت سے زائد مال میں سخت خطرات ہیں۔ مزید آگے چل کر آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے حدیثِ پاک نقل کی ہے کہ شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا:

''دِرہَم ودینار کا غلام ہلاک ہو۔'' (سُنَنِ اِبن ماجه ج ٤ ص ٤٤١ حديث ٤١٣٦ دارالمعرفة بيروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ہم پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خُصوصی رَحمت کا نُزُول ہو کہ ہم دولتِ دُنیا سے پیار کرنے اور اِسی سوچ بچار میں گُم رہنے کے بجائے اُخرَوی سعادتوں کی طرف دھیان دینے والے بن جائیں اور یہ اِستِغاثہ (یعنی فریاد) ہمارے حق میں دَرَجۂ قَبولیّت کا شَرَف پالے:

قلیل روزی پہ دو قناعت فُضُول گوئی سے دیدو نفرت
دُرود پڑھنے کی بس ہو عادت نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت (وسائلِ بخشش ص۱۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر آپ سُدھرنا چاہتے ہیں تو ......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اپنا لیجئے کہ یہ ماحول **خزانوں کا اَنبار** اِکٹھے کرنے کے بجائے اَبدی سعادتوں کا حقدار بننے کا ذِہن دیتا ہے، لہٰذا اگر **آپ سُدھرنا چاہتے ہیں** تو دل سے دُنیا کی بے جا مَحبَّت نکالنے، رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ حاصل کرنے کی تڑپ قلب میں ڈالنے، سینہ سنّتِ مصطَفٰی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مدینہ بنانے، مال و دولت کو صحیح مَصرَف (یعنی خرچ کی دُرُست جگہ) میں اِستعمال کرنے کا عِلم پانے اور دل کو فکرِ آخرت کی آماجگاہ بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابستہ رہیے، **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق زندگی گزاریئے اور سُنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** کے مسافِر بنتے رہیے، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔ آپ کی ترغیب وتَحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ

ویڈیو سینٹر ختم کر دیا

لانڈھی (باب المدینہ، کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ہمارے علاقے میں ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کے عظیم جذبے کے تحت بڑی مستقل مزاجی سے **چوک درس** دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اس چوک درس میں **ایک ویڈیو سینٹر والے** کو بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوگئی۔ جب مبلّغِ دعوتِ اسلامی

نے **فیضانِ سنّت** کا درس شروع کیا تو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بھر پور، فکرِ عاقبت سے معمور الفاظ تاثیر کا تیر بن کر ''ویڈیو سینٹر والے'' کے دل میں پیوست ہوگئے، بعدِ درس جب اسلامی بھائیوں نے اُن پر **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سُنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی تو فوراً راضی ہوگئے ۔اور شرکت بھی کی جس کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ان میں تبدیلی آنے لگی ، کچھ ہی عرصے میں انہوں نے **ویڈیو سینٹر ختم کردیا** اور دھاگے کا کاروبار شروع کر کے حلال روزی کی طلب میں مشغول ہوگئے۔

مالِ دنیا ہے دونوں جہاں میں وبال، آپ دولت کی کثرت کا چھوڑیں خیال
قبر میں کام آئے گا ہرگز نہ مال، حشر میں ذرّے ذرّے کا ہو گا سُوال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال جَمْع کرنے نہ کرنے کی صورتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مال جمع کرنے نہ کرنے کی صورتوں کے متعلّق بارگاہِ رضویت میں ہونے والے ''سُوال وجواب'' کے مختلف اِقتباسات پیش کرتا ہوں ، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کی معلومات میں بے حد اِضافہ ہوگا: **سُوال:** ایک شخص جو اَہل وعِیال (یعنی بال بچّے) رکھتا ہے اپنی ماہانہ یا سالانہ آمدنی سے بِلا اِفراط وتَفرِیط (یعنی بِغیر کمی وزِیادَتی کے) اپنے بال بچّوں پر خَرچ کر کے بقایا خدا کی راہ میں دیتا ہے آئندہ کو اَہل وعِیال

کے واسطے کچھ نہیں رکھتا ، دوسرا اپنی آمدنی سے بچّوں پر ایک حصّہ خَرچ کرکے دوسرا حصّہ خیرات کرتا اور تیسرا حصّہ آئندہ انکی ضَرورتوں میں کام آنے کی غَرَض سے رکھ چھوڑنے کو اچّھا جانتا ہے، ان دونوں میں افضل کون ہے؟

الجواب: حُسنِ نیّت (یعنی اچّھی نیّت) سے دونوں صورتیں محمود (بَہُت خوب) ہیں، اور بَاختِلافِ اَحوال (یعنی حالات مختلِف ہونے کی وجہ سے) ہر ایک (کبھی) افضل، کبھی واجِب، وَلِہٰذا اس بارے میں احادیث بھی مختلف آئیں اور سَلَفِ صالح (یعنی بزرگانِ دین) کا عمل بھی مختلِف رہا۔

اَقُولُ وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے میں کہتا ہوں) اس میں قَولِ مُوجَز و جَامِع (یعنی مختصر وجامع قول) **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ ہے کہ آدمی دو قسم (کے) ہیں: **(۱) مُنفَرِد** کہ تنہا ہو اور **(۲) مُعِیل** کہ عِیال (یعنی بال بچّے وغیرہ) رکھتا ہو، سُوال اگرچہ مُعِیل سے مُتَعلِّق ہے مگر ہر مُعِیل اپنے حقِّ نفس (یعنی خود اپنے بارے) میں **مُنفَرِد** اور اس پر اپنے نفس (یعنی اپنی ذات) کے لحاظ سے وُہی اَحکام ہیں جو **مُنفَرِد** پر ہیں لہٰذا دونوں کے اَحکام سے بَحث درکار۔

﴿1﴾ وہ **اَہلِ اِنقِطَاع وَ تَبَتُّل اِلَی اللّٰہ اَصحابِ تَجرِید وَتَفرِید** (یعنی ایسے لوگ جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر دنیا سے کَنارہ کَشی اختیار کرلی ہو اور ان پر اہل وعِیال کی ذمّے داری نہ ہو یا انکے اہل وعِیال ہی نہ ہوں) جنھوں نے اپنے رب سے کچھ (مال) نہ رکھنے کا عَہد باندھا (وعدہ کیا) ان پر اپنے عَہد کے سبب تَرکِ اِدِّخار (یعنی مال جمع نہ کرنا) لازِم ہوتا ہے اگر کچھ بچا رکھیں

تو نَقضِ عَہد (یعنی وعدہ خِلافی) ہے اور بعدِ عہد پھر جَمع کرنا ضَرور ضُعفِ یقین سے نَاشِئ (یعنی یقین کی کمزوری کی وجہ سے ہے) یا اُس کا مُوہِم (یعنی وہم ڈالنے والا) ہوگا، ایسے (حضرات) اگر کچھ بھی ذَخیرہ کریں مستحقِ عِقاب (یعنی سزا کے حق دار) ہوں۔

﴿2﴾ فقر و توکُّل ظاہر کرکے صَدَقات لینے والا اگر یہ حالت مُستَمِر (مُس۔تَ۔مِر یعنی برقرار) رکھنا چاہے تو اُن صَدَقات میں سے کچھ جمع کر رکھنا اُسے ناجائز ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اوراب جو صَدَقہ لے گا حرام وخبیث ہوگا۔

﴿3﴾ جسے اپنی حالت معلوم ہو کہ حاجت سے زائد جو کچھ بچا کر رکھتا ہے نَفس اُسے طُغیان وعِصیان (یعنی سرکشی و نافرمانی) پر حامِل ہوتا (یعنی اُبھارتا)، یا کسی مَعصِیَت (یعنی نافرمانی) کی عادت پڑی ہے اُس میں خَرچ کرتا ہے تو اُس پر مَعصِیَت سے بچنا فرض ہے اور جب اُس کا یِہی طریقہ مُعَیَّن (مُ۔عَیْ۔یَنْ یعنی مُقرَّر) ہو کہ باقی مال اپنے پاس نہ رکھے تو اِس حالت میں اس پر حاجت سے زائد سب آمَدَنی کو مَصارِفِ خَیر (یعنی بھلائی کے کاموں) میں صَرف کردینا لازِم ہوگا۔

﴿4﴾ جو ایسا بے صَبرا ہو کہ اگر اُسے فاقہ پہنچے تو مَعاذَاللہ ربعَزَّوَجَلَّ کی شکایت کرنے لگے اگرچہ صِرف دل میں، نہ زَبان سے، یا طُرُقِ ناجائزہ (یعنی ناجائز طریقوں) مِثلِ سَرِقہ (س۔رِ۔قہ یعنی چوری) یا بھیک وغیرہ کا مرتکِب ہو، اس پر لازِم ہے کہ حاجت کے قدر جَمع رکھے، اگر پیشہ وَر ہے کہ رَوز کا رَوز کھاتا ہے، تو ایک دن کا، اور ملازِم ہے کہ ماہوار ملتا ہے یا

مکانوں دکانوں کے کرائے پر بسر ہے کہ (کرایہ) مہینہ پیچھے آتا ہے، تو ایک مہینے کا اور زمیندار ہے کہ فصل (چھ ماہ) یا سال پر پاتا ہے تو چھ مہینے یا سال بھر کا اور اصل ذَرِیعۂ مَعاش مَثَلاً آلاتِ حرفت (یعنی کام کے اَوزار) یا دکان مکان دیہات بقَدرِ کِفایت کا باقی رکھنا تو مُطلَقاً اس پر لازِم ہے۔

﴾5﴿ جو عالِمِ دین مُفتیٔ شَرع یا مُدافِعِ بِدع (بدمذہبیت کو روکنے والا) ہو اور بیتُ المال سے رِزق نہیں پاتا، جیسا (کہ اب) یہاں ہے، اور وہاں اس کا غیر (یعنی کوئی دوسرا) ان مَناصبِ دِینیہ (یعنی دینی مَنصبوں) پر قِیام نہ کر سکے کہ اِفتا (فتویٰ دینے) یا دَفعِ بِدعات میں اپنے اَوقات کا صَرف کرنا اس پر **فرضِ عین** ہو اور وہ مال و جائداد رکھتا ہے جس کے باعث اُسے غَنا (مالی طور پر مضبوطی) اور ان فرائضِ دِینیہ کے لیے فارِغُ البالی ہے (یعنی روزگار وغیرہ سے بے فکری ہے) کہ اگر (سارا ہی مال) خَرچ کر دے مُحتاجِ کسب (یعنی کام کاج کرنے کا محتاج) ہو اور ان اُمور (یعنی ان دینی فریضوں کی ادائیگی) میں خَلَل پڑے، اس پر بھی اَصل ذَرِیعے کا اِبقا (یعنی باقی رکھنا) اور آمَدَنی کا بقَدرِ مذکور جَمع رکھنا **واجِب** ہے۔

﴾6﴿ اگر وہاں اور بھی عالِم یہ کام کر سکتے ہوں تو اِبقاء وجمعِ مذکور (حسبِ ضَرورت مال جمع کرنا اور مال کے ذرائع باقی رکھنا) اگرچہ واجِب نہیں مگر اَہم و مُؤَکَّد (سخت تاکید کیا ہوا) بیشک ہے کہ علمِ دین وحمایتِ دین کے لیے فَراغ بال (یعنی خوشحالی)، کسبِ مال (یعنی مال کمانے) میں اِشتِغال (یعنی مشغول ہونے) سے لاکھوں درجے **افضل** ہے مَعہٰذا (یعنی اسی کے ساتھ)

ایک سے دو اور دو سے چار بھلے ہوتے ہیں، ایک (عالم) کی نظر کبھی خطا کرے تو دوسرے (عُلَماء) اُسے صَواب (یعنی صحیح بات) کی طرف پھیر دیں گے، ایک (عالم) کو مرض وغیرہ کے باعث کچھ عُذر پیش آئے تو جب اور (عُلَماء) موجود ہیں کام بند نہ رہے گا لہٰذا تَعَدُّدِ عُلَمائے دین (علمائے دین کی کثرت) کی طرف ضَرورحاجت ہے۔

《7》 عالم نہیں مگر طلبِ علمِ دین میں مشغول ہے اور کسب میں اِشتِغال (مال کمانے میں مشغول ہونا) اُس (یعنی علمِ دین کی طلب) سے مانِع (یعنی روکنے والا) ہوگا تو اس پر بھی اُسی طرح اِبقاء وجمع مَسطُور آکدواَہَم ہے۔(یعنی اس کے لئے بھی حسبِ ضَرورت مال جمع کرنا اور مال کے ذرائع کو باقی رکھنا بہُت اَہم وضَروری ہے)

《8》 تین صورتوں میں جَمع مَنع ہُوئی، دو میں واجِب، دو میں مُؤَکَّد (یعنی تاکیدی اور) جو ان آٹھ (قِسموں) سے خارِج ہو، وہ اپنی حالت پر نظر کرے اگر جَمع نہ رکھنے میں اس کا قلب پریشان ہو، توجُّہ بَعبادت و ذِکرِ الٰہی میں خَلَل پڑے تو بمعنیٔ مذکور بقَدرِ حاجت جَمع رکھنا ہی افضل ہے اور اکثر لوگ اِسی قسم کے ہیں۔

《9》 اگر جَمع رکھنے میں اس کا دل مُتَفَرِّق (یعنی مُنتَشِر) اور مال کے حِفظ (یعنی حفاظت) یا اس کی طرف مَیلان (جُھکاؤ) سے مُتَعلِّق ہو تو جمع نہ رکھنا ہی افضل ہے کہ اَصل مقصود ذِکرِ الٰہی کے لیے فَراغ بال (فارِغ ہونا) ہے جو اُس میں مُخِل (خلل ڈالنے والا) ہو وُہی ممنوع ہے۔

《10》 جو اصحاب نُفُوسِ مُطْمَئِنَّہ (یعنی اہلِ اطمینان) ہوں، (کہ) نہ عَدَمِ مال (مال نہ

ہونے) سے اُن کا دل پریشان (ہو) نہ وُجُودِ مال (یعنی مال ہونے) سے اُن کی نظر (پریشان ہو)، وہ مُختار ہیں (یعنی بااختیار ہیں کہ چاہیں تو بقیہ مال صَدَقہ وخیرات کردیں یا اپنے پاس ہی رکھیں)۔

﴿11﴾ حاجت سے زیادہ کا مَصارِفِ خیر (یعنی اچّھی جگہوں) میں صَرف (خَرچ) کردینا اور جَمع نہ رکھنا صورتِ سِوُم میں تو واجب تھا باقی جُملہ صُوَر (یعنی دیگر تمام صورَتوں) میں ضَرور مطلوب (یعنی پسندیدہ)، اور جوڑ کر (یعنی جمع) رکھنا اس کے حق میں ناپسند و مَعیوب کہ مُنفَرِد کو اس کا جوڑنا طولِ اَمَل (یعنی لمبی اُمّید) یا حُبِّ دُنیا (یعنی دنیا کی مَحبَّت) ہی سے ناشی (یعنی پیدا) ہوگا۔ (مطلب یہ کہ مال جمع کرنا لمبی اُمّید یا دُنیا سے مَحبَّت ہی کی وجہ سے ہوگا اور یہ دونوں صورتیں اچّھی نہیں ہیں)

دُنیا کا مُسافِر

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''دُنیا میں یُوں رہ گویا تُو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے اور اپنے آپ کو قبر میں سمجھ کر صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہوگی اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔'' **(سُنَنِ تِرمِذی ج٤ ص١٤٩ حدیث ٢٣٤٠ دارالفکر بیروت)**

تمھیں شرم نہیں آتی

سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے **ایک موقع** پر ارشاد فرمایا: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَمَا تَسْتَحْیُوْنَ اے لوگو! کیا تمھیں شرم نہیں آتی؟ حاضِرین نے عَرض کی: یارسولَ اللہ! کس بات سے؟ فرمایا: جَمع کرتے ہو جو نہ کھاؤ گے اور عمارت بناتے ہو تو جس میں نہ رہو گے اور وہ آرزُوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہنچو گے اس سے شرماتے

نہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج۲۵ ص۱۷۲ حدیث۴۲۱ داراحیاء التراث العربی بیروت)

جب کوئی لقمہ لیتا ہوں.....

حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما نے ایک مہینے کے وعدے پر ایک کنیز سَو دینار کو خریدی، رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا اُسامہ سے تعجُّب نہیں کرتے جس نے ایک مہینے کے وَعدے پر (کنیز) خریدی، بیشک اُسامہ کی امّید لمبی ہے، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں یہ گُمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائیگی اور جب پیالہ منہ تک لے جاتا ہوں کبھی یہ گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق سے اُتارنے نہ پاؤں گا کہ موت اُسے گلے میں روک دے گی، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضَرور آنے والی ہے تم تھکا نہ سکو گے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج۴ ص۱۰۸ حدیث۵۱۲۷ دارالفکر بیروت)

یہ سب (تو) **مُنفَرِد** کا بیان (ہے) رہاعِیال دار (تو) ظاہِر ہے کہ وُہ اپنے نَفس کے حق میں ''مُنفَرِد'' ہے، تو خود اپنی ذات کے لیے اُسے اُنہیں اَحکام کا لحاظ چاہئے اور عِیال کی نظر سے اُس کی صورتیں اور ہیں ان کا بیان کریں۔

﴿12﴾ عِیال کی کَفالت شَرع نے اِس پر فَرض کی، وہ ان کو **تَوَکُّل و تَبَتُّل** (دنیا سے کَنارہ کَشی) **وَ صَبْرٌ عَلَی الْفاقہ** (یعنی اور بھوک پیاس سے صَبر) پر مجبور نہیں کرسکتا، اپنی جان کو

جتنا چاہے کُسے (یعنی آزمائش میں ڈالے) مگر اُن (یعنی بال بچّوں) کو خالی چھوڑنا اس پر **حرام** ہے۔

﴿13﴾ وہ جس کی عِیال میں صورت چہارُم کی طرح بے صبرا ہو اور بے شک بہُت عوام ایسے نکلیں گے تو اس کے لحاظ سے تو اس پر دوہرا وُجُوب ہوگا کہ قدرِ حاجت جَمع رکھے۔

﴿14﴾ ہاں جس کی سب عِیال (یعنی بال بچّے) صابِر ومُتَوَکِّل ہوں اُسے رَوا (جائز) ہوگا کہ سب (مال) راہِ خدا میں خَرچ کردے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۳۱۱ تا ۳۲۷ مختصرا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہِ بزمِ جنّت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”انگوٹھی کے اَہم اَحکام“ کے ستَّرہ حُرُوف کی نسبت سے انگوٹھی کے 17 مَدَنی پھول

❁ مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا **حرام** ہے۔ سلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ

واٰلہٖ وسلَّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَنع فرمایا۔ (بُخاری ج ٤ ص٦٧ حدیث٥٨٦٣)

(نابالغ) لڑکے کو سونے کا زَیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہوگا۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج۹ ص۵۹۸) **لوہے کی انگوٹھی** جہنّمیوں کا زیور ہے۔(ترمذی ج۳ ص۳۰۵ حدیث۱۷۹۲) **مرد کیلئے** وُہی انگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی ایک نگینے کی ہو اور اگر اس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے۔(رَدُّالمُحتار ج۹ ص۵۹۷) اسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی **ناجائز** ہے کہ یہ (چھلّا) انگوٹھی نہیں۔ عورتیں چھلّے پہن سکتی ہیں۔(بہارِشریعت حصّہ ۱٦ ص ۷۱) **چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی** کہ وزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے اگرچِہ بے حاجتِ مُہر، (مگر) اس کا تَرک (یعنی جس کو اِسٹامپ کی ضَرورت نہ ہو اُس کا نہ پہننا) **افضل** ہے اور مُہر کی غَرَض سے خالی جواز نہیں (یعنی جن کو انگوٹھی سے اِسٹامپ لگانی ہو اُن کے لئے صِرف جائز ہی نہیں) بلکہ **سنّت** ہے، ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سِنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مذموم (یعنی قابلِ مذمّت مطلب ومَفاد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں۔(فتاوٰی رضویہ ج۲۲

ص۱۴۱) ❁ عیدَین میں مرد کے لئے چاندی کی جائز والی انگوٹھی پہننا مُستحب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۹، ۷۸۰ بتصرف مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) ❁ انگوٹھی اُنھیں کے لیے **سنّت** ہے جن کو مُہر کرنے (یعنی اِسٹامپ STAMP لگانے) کی حاجت ہوتی ہے، جیسے سلطان و قاضی اور عُلَما جو فتوے پر (انگوٹھی سے) مُہر کرتے (یعنی اِسٹامپ لگاتے) ہیں، ان کے علاوہ دوسروں کے لیے جن کو مُہر کرنے کی حاجت نہ ہو **سنّت** نہیں البتّہ پہننا جائز ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۵) فی زمانہ انگوٹھی سے مُہر کرنے کا عُرف نہیں رہا، بلکہ اس کام کے لئے "اِسٹام" بنوائی جاتی ہے۔ لہٰذا جن کو مُہر نہ لگانی ہو اُن قاضی وغیرہ کے لئے بھی انگوٹھی پہننا **سنّت** نہ رہا ❁ مرد کو چاہیے کہ انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھے اور عورت نگینہ ہاتھ کی پُشت کی طرف رکھے۔ (الھدایۃ ج ٤ ص ٣٦٧) ❁ چاندی کا چَھلّا خاص لباسِ زَنان (یعنی عورتوں کا پہناوا) ہے مَردوں کو مکروہ۔ (یعنی ناجائز و گناہ ہے) (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۳۰) ❁ عورت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے، اِس میں وزن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں ❁ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خَول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی مُمانَعت نہیں۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۵) ❁ دونوں میں سے کسی بھی ایک ہاتھ میں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور سب سے چھوٹی انگلی میں پہنی

جائے۔(رَدُّالْمُحتار ج۹ص۵۹۶، بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۷۰) ❁ مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے۔ ❁ مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْماً یا اجمیر شریف کے چَھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں۔ ❁ بواسیر وغیرہ کے لئے دم کئے ہوئے چاندی کے چَھلّے بھی مَردوں کے لئے جائز نہیں ❁ اگر آپ نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (CHAIN) پہنی ہے تو ابھی اُتار کر توبہ کر لیجئے۔

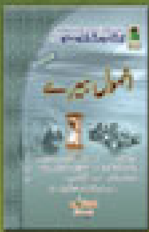
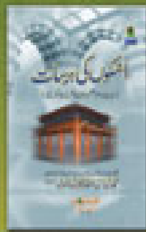
ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت** حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفحات کی کتاب ’’**سنّتیں اور آداب**‘‘ ہدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ۔ 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)